مولانا محمد اسحاق بھٹی

چند ملاقاتیں اور چند یادیں

محمد اشرف جاوید

مجھے یاد ہے کہ جناب محترم مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب سے راقم کی باقاعدہ ملاقات جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں دسمبر 1982ء میں ہوئی مفکر اسلام مولانا محمد حنیف ندویؒ اور مولانا بھٹی صاحب جامعہ سلفیہ کی تقریب میں تشریف لائے اس دور میں راقم جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی لائبریری کا انچارج تھا' مکتبہ جامعہ سلفیہ اس دور میں موجودہ دفاتر کی جگہ پر تھا۔

انتظامیہ جامعہ سلفیہ نے میری ڈیوٹی لگائی کہ آپ نے ان دو اہل علم وفضل کی خدمت کرنی ہے۔ میں نے اس کو سعادت سمجھ کر ان کی خدمت کی ان دونوں اہل علم کا قیام مکتبہ میں رہا۔ یہ دونوں صاحب علم وفضل چائے کے بہت شوقین تھے چائے کو اس طرح تیار کیا جاتا رہا کہ تھرمس میں چائے ڈال کر گرم گرم دودھ مع چینی ڈال دیا جاتا۔ چند منٹ کے بعد یہ سب کچھ تحلیل ہو جاتا اور ان کو پیش کی جاتی ان کا سارا دن مکتبہ میں گذرا ان کی ملاقات کو کچھ اہل علم بھی تشریف لائے۔

اور پھر شام کو مفکر اسلام مولانا ندوی صاحب نے لاہور جانا تھا راقم مولانا محمد خالد سیف سابق مترجم اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد ہمراہ مع مولانا کو ریلوے اسٹیشن پر ریل پر سوار کروانے کے لئے گئے وہاں دیر تک مولانا ندوی صاحب سے علمی استفادہ رہا اور شام کو جناب محمد اسحاق صاحب بھٹی اپنے آبائی گاؤں ڈھیسیاں 53ء جڑاں والا تشریف لے گئے۔

یہ ان سے پہلی باقاعدہ ملاقات تھی ان کو صاحب ذوق' لطائف کا بادشاہ اور علماء کے حالات واقعات کا حافظ پایا جناب بھٹی صاحب اس دور میں ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور میں علمی کام کرتے تھے۔ جب بھی لاہور جانا ہوتا پھر ضرور ان سے ملاقات ہوتی اور ان کی صحبت سے فیض یافتہ ہوتا۔

ایک دفعہ لاہور ادارہ ثقافت اسلامیہ میں حاضر ہوا تو دونوں صاحب فضل وعلم چائے مع

لوازمات کے ایک میز پر بیٹھے نوش فرما رہے تھے۔ میرے جانے پر انہوں نے ایک چائے کا کپ منگوایا' حضرت ندوی صاحب کی عادت تھی پہلے سوال کرتے دارالعلوم (جامعہ سلفیہ) کا کیا حال ہے' اساتذہ کرام ٹھیک ہیں طلبہ کی تعلیم کیسی ہے' کون کون سے اساتذہ کرام ہیں کیا کیا علوم' پڑھاتے ہیں۔ اس موقعہ پر فقہ کی بات چل نکلی۔

حضرت ندوی صاحب نے فرمایا ہمارے محمد اسحاق بھٹی صاحب نے فقہاء ہند تحریر کی ہے فقہاء کے حالات واقعات کو جمع کر دیا ہے' ان سے پوچھو۔ کیا انہوں نے ان کی فقاہت بھی لکھی ہے' فرمایا فقہاء بہت ہیں فقاہت کم۔

ایک مرتبہ غالباً 1983ء کی بات ہے کہ راقم مفکر اسلام مولانا محمد حنیف ندویؒ کی ملاقات کو ثقافت اسلامیہ لاہور حاضر ہوا۔ حسن اتفاق سے وہاں مولانا محمد اسحاق صاحب بھٹی بھی موجود تھے۔ باتوں باتوں میں مولانا بھٹی صاحب کہنے لگے کہ مولانا ہم تو بوڑھے ہو گئے ہیں۔

مولانا ندوی صاحب نے اس موقعہ پر فرمایا۔ جناب جس انسان میں فکر باقی ہے وہ ہر حالت میں جوان ہے' جس انسان میں فکر باقی نہیں چاہے۔ وہ جوان ہو وہ بوڑھا ہوتا ہے۔ آپ میں تو فکر باقی ہے اور کام کرنے کی صلاحیت بھی ہے لہٰذا آپ بوڑھے نہیں جوان ہیں مولانا نے مزید فرمایا جو قومیں فکر نہیں رکھتی' وہ کبھی زندہ نہیں رہتیں۔

ہمارے ممدوح نے زیادہ تر تحصیل علم مفکر اہل حدیث مولانا عطاء اللہ حنیف سے حاصل کیا تھا۔ مولانا ان کو سفر حضر میں ساتھ رکھتے تھے۔ مولانا نے مزید تعلیم کے لئے ان کو گوجرانوالا میں بھیج دیا وہاں انہوں نے حافظ محمد گوندلوی' شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی سے انتہائی کتب پڑھیں اور ان کے علاوہ ان کے استاذ مولانا ثناء اللہ شیخ الحدیث' ہوشیار پور مفتی جامعہ سلفیہ فیصل آباد بھی تھے۔

تعلیم کے بعد کچھ عرصہ مرکز اسلام لکھو کی میں مدرس رہے۔ اور سیاست پر جامنڈل پیپلز پارٹی' یا عوامی پارٹی کے نام سے جس کے صدر خواجہ عبدالرب ریاست پٹیالہ تھے۔ ریاست فرید کوٹ کے پرجامنڈل کا صدر ذیل سنگھ تھا اور جنرل سیکرٹری قاضی عبیداللہ پھر مولانا محمد اسحاق

بھٹی کو بنایا گیا۔اس تحریک آزادی کی تحریک میں پُر جوش حصہ لیا قید و بند سے بھی دو چار ہوئے۔اور اس تحریک کے دوران بڑے سیاست دانوں سے ملاقات کا موقعہ بھی ملا ان میں سے زیادہ تر مولانا ابوالکلام آزاد امام الہند سیف الدین کھپلو وغیرہ تھے۔

ملک تقسیم ہو گیا وہاں سے ہجرت کر کے قصور ٹھہرے پھر کچھ قیام کے بعد فیصل آباد (لائل پور) کی طرف ہجرت کی اور ڈھیسیاں جڑاں والا ضلع فیصل آباد میں مستقل ڈیرے ڈال دیئے۔

استاد کا احترام

حضرت بھٹی صاحب اپنے اساتذہ کرام کا نام بہت احترام اور محبت سے لیتے تھے ایک دن ثقافت اسلامیہ لاہور حاضر ہوا تو فرمانے لگے ہوئے میرے ایک استاذ جناب مولانا ثناء اللہ ہوشیار پوری تھے۔نہ جانے کہاں ہیں بہت شفیق استاد تھے ملنے کو جی چاہتا ہے بقول بھٹی صاحب ایک دن جامعہ سلفیہ کے لائبریرین مولانا محمد اشرف جاوید میرے پاس اس وقت دفتر ثقافت اسلامیہ آئے۔وہ لائبریری کے لئے کچھ کتابیں خریدنا چاہتے تھے ان سے باتوں کا سلسلہ چلا تو انہوں نے بتایا کہ مولانا ثناء اللہ ہوشیار پوری جامعہ سلفیہ میں فرائض تدریس انجام دے رہے ہیں سن کر نہایت مسرت ہوئی میں نے ان کا حلیہ بیان کیا تو کہا بالکل وہی انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ ازراہ کرم وہ اس فقیر کو بھولے نہیں۔پھر بھٹی صاحب ان کی ملاقات کو جامعہ سلفیہ فیصل آباد حاضر ہوئے۔مولانا ثناء اللہ صاحب ایک چارپائی پر براجمان تھے۔بقول بھٹی صاحب میں ان کی پائنتی پر بیٹھ کر السلام علیکم کہا ان کے ہاتھوں میں ہاتھ دیتے ہوئے عرض کیا آپ کا دیرینہ شاگرد اسحاق بھٹی یہ الفاظ سن کر انہوں نے میری طرف گردن گھمائی اور عینک کے شیشوں کی اوٹ سے دیکھتے ہوئے فرمایا۔اچھا آپ۔چند منٹ باتیں ہوئی اور میں چلا آیا اس کے بعد ان سے ملاقات نہیں ہو سکی۔البتہ اشرف جاوید کی وساطت سے ان کی خیر و خیریت و عافیت کا علم ہوتا رہا۔شعر ان کی شان میں

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی ...... (کاروان سلف)

پھران کی وفات پر میں نے جناب بھٹی صاحب سے ذکر کیا۔ بہت رنجیدہ ہوئے دیر تک افسوس کرتے رہے کہا بہت نیک دل صاب علم کامیاب مدرس خاموش طبع انسان تھے۔ایک دفعہ مولانا نے بھٹی صاحب کی تعریف میں فرمایا بہت زیادہ ذہین' سبق کو اخذ کرنے والا تیز اور معاملہ فہم طالب علم تھا۔اور ساتھ یہ لفظ بھی ارشاد فرمائے۔

عادات و خصائل

جناب محترم بھٹی صاحب بہت اچھی خصائل کے مالک تھے۔

1) ان کی عادت تھی ہر صبح ضرور قرآن مجید کی تلاوت ترجمہ والا قرآن مجید سے کرتے تھے ان کو ہر دفعہ دیکھا جب بھی ان کے ہاں ٹھہرنے کا موقع ملا۔

2) انتہائی مودب' صلہ رحمی ان کے رگ و جان میں تھی احباب کا دکھ دیکھ کر اور سن کر تڑپ جاتے اور حتی المقدور اس کا تعاون کرتے۔

مجھے یاد ہے کہ جب میرے بھائی محمد ارشد بن محمد صدیق کی شہادت ہوئی تو انہوں نے تعزیت و تسلی کا خط لکھا۔اور اسی طرح والد محترم کی وفات پر نماز جنازہ میں کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد شرکت کی اور تسلی دی ان کے ساتھ عمر فاروق قدوسی مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور بھی تھے۔

(3) مہمان نوازی انتہائی مہمان نواز اور دوستوں کے دوست تھے۔

جناب محترم نے ایک دفعہ کہا کہ جس دور میں 88-1989ء ''اہل حدیث لاہور'' کا ایڈیٹر تھا اتفاق کہ چند علماء کی وفات پر شذرے لکھے حضرت شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ بڈھی مالوی' (حافظ صاحب راقم کے استاد تھے راقم الحروف نے ان سے دیوان حماسہ عربی پڑھا حضرت کو تقریباً زبانی ہی یاد تھا خود ہی اشعار پڑھتے جاتے اور ترجمہ بھی کرتے جاتے)

بقول بھٹی صاحب جناب جماعت اہل حدیث کے مورخ مولانا عبدالخالق قدوسی۔مولانا محمد حنیف ندوی وغیرہ پر لکھا ایک دن میری بیوی نے مجھ سے کہا۔آپ اہل حدیث کی ایڈیٹری چھوڑ دیں میں نے چونک کر کہا آخر کیوں۔؟ پیسے ملتے ہیں۔بیوی نے کہا۔''جدو دا تو اہل حدیث دا

ایڈیٹر بنیا دایں توں بندے ای ماری جاندا ایں'' پھر جناب بہت ہنسے۔

ایک دفعہ راقم ان کی ملاقات کو حاضر ہوا۔ دیر تک کچھ علماء اہل حدیث پر گفتگو ہوتی رہی۔ پھر کہا آپ نے میری لائبریری دیکھی ہی نہیں آپ وہاں قیام کریں اوپر کی منزل پر خود آئے لائبریری کا دروازہ خود کھولا۔ یہ آپ کا بستر' پھر کہا۔ بیت الخلا۔ دکھایا اور ہاں بلب جلایا پھر بند کر دیا اگر رات کو ضرورت ہوتو۔ آخر یہ بات کہتے ہوئے نیچے اترے کہ اب آپ جانے اور آپ کا کام'

مرکزی جمعیت اہل حدیث کا قیام

قیام پاکستان کے بعد بطل حریت علامہ سید محمد داؤد غزنوی۔ امام انقلاب مولانا محمد اسمعیل سلفیؒ، مفکر اہل حدیث' مولانا عطاء اللہ حنیف وغیرہ نے غور وفکر کے بعد جماعت اہل حدیث کے قیام کا فیصلہ کیا۔

اس کا باقاعدہ اجلاس ہوا

اس کے اولین صدر سید داؤد غزنوی' اور ناظم اعلیٰ مولانا عبدالقیوم صاحب ایم اے مقرر ہوئے اور ناظم مالیات میاں عبدالمجید تھے۔

ناظم دفتر

اس جماعت کے قیام کے بعد مرکزی دفتر کے لئے ہونہار صاحب ذوق و مفکر حالات واقعات سے باخبر عالم کی ضرورت تھی۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف صاحب مرحوم کی غور وفکر کے بعد نظر انتخاب جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی پر ٹھہری۔ حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف ان کو لینے ان کے گھر جڑاں والا ڈھیسیاں تشریف لائے۔ اور ہمارے ممدوح دوسرے دن ان کی خدمت میں لاہور شیش محل روڈ پہنچے۔ مولانا غزنوی صاحب کے انٹرویو کے بعد انکو مرکزی دفتر کا ناظم مقرر کیا گیا۔ واقعی انہوں نے اپنی خداداد صلاحیت کے ساتھ ان بزرگوں کے حسن انتخاب کو سچ کر دکھایا' بقول شاعر

حسن جہاں ہوتا ہے جس حال میں ہوتا ہے
اہل دل کے لئے سرمایہ جان ہوتا ہے

الاعتصام کا اجراء

مولانا عطاء اللہ حنیف نے کوشش بسیار کے بعد ہفت روزہ الاعتصام کا ڈیکلیریشن حاصل کر لیا اس کی باقاعدہ اشاعت 19 اگست 1949ء گوجرانوالہ سے ہوئی اس کے مدیر مفکر اسلام مولانا محمد حنیف ندوی مقرر ہوئے۔

چار پانچ ماہ کے بعد مولانا محمد اسحاق بھٹی کو الاعتصام کا مدیر معاون بھی مقرر کر دیا گیا اس طرح میری اور بھی ذمہ داری بڑھ گئی' جناب ممدوح نے ابتدائی دور میں شخصیات پر بہت کچھ لکھا اور بہت سے اہل علم کے تراجم لکھے' جس پر اس وقت کے پرچے شاہد ہیں۔

پھر حالات نے پلٹا کھایا کہ مولانا محمد حنیف ندوی' ثقافت اسلامیہ لاہور سے منسلک ہو گئے اب جناب ممدوح ہفت روزہ الاعتصام کے ایڈیٹر ہو گئے اور یہ سلسلہ 1965ء تک جاری رہا۔ اس طویل مدت میں جماعت اہل حدیث کا ہر طرح دفاع کیا جماعت اسلامی کا فکر نظر کی بھی خوب خبر لی اور دیگر کی بھی۔ جس کسی نے بھی جماعت کے خلاف کچھ لکھا اس کا نقد جواب دیا۔"

ادارہ ثقافت اسلامیہ ہمارے ممدوح باقاعدہ 1965ء کو اس ادارہ سے منسلک ہو گئے ہفت روزہ الاعتصام کے دور میں ان کی شہرت جماعتی حلقوں سے نکل کر دور دور تک پھیل گئی تھی ان کے قلم اشہب نے اپنا لوہا منوا لیا تھا ان کے مضامین کو اس وقت کے اخبار' مثلاً (امروز روزنامہ) جگہ دیتا تھا اور قارئین مشتاق رہتے تھے۔

فہرست ابن ندیم

اس کتاب کی حیثیت انسائیکلوپیڈیا کی سی ہے' حضرت ممدوح نے اس کا ترجمہ اور حواشی حضرت مولانا محمد حنیف ندویؒ کی زیر نگرانی لکھے کتاب ادارہ ثقافت اسلامیہ سے طبع ہوئی تو اہل علم نے اس ترجمہ و حواشی کی تحسین کی۔ اس طرح اس کتاب سے ہمارے ممدوح کی شہرت وعلمیت کو چار چاند لگ گئے۔

فقہاء ہند

اس موضوع پر شاید یہ اول کتاب ہے' حضرت بھٹی صاحب نے بہت محنت و اشتیاق سے اس کو مرتب کیا۔ یہ کتاب بھی ثقافت اسلامیہ لاہور سے مطبوع ہے' اب اس کو کتاب سرائے

نے طبع کر دیا ہے۔ مجھے انہوں نے کئی دفعہ کہا کہ میں اس کتاب میں کچھ مزید اضافہ کرنا چاہتا ہوں مگر وقت ساتھ نہیں دیتا بہت کام اور ہیں۔
یہ ان کی تمنا پوری نہ ہو سکی اب اسی طرح یہ بغیر کسی اضافہ کے مطبوعہ ہے مگر اس کتاب کے مقدمے تاریخی لحاظ سے قابل دید وقراۃ ہیں ان سے ان کے علم وتاریخ سے واقفیت کا اندازہ ہوتا ہے۔''

جناب محترم بہت اچھے انشا پرداز ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب مترجم بھی تھے۔ فہرست ابن ندیم ان کی لیاقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جیسا کہ فہرست ابن ندیم سے ان کی اردو قالب میں کتاب کو ڈھالنے کا اندازہ ہوتا ہے۔

ریاض الصالحین مترجم مطبوع

ایک دفعہ راقم ان کی کتاب خرید کرنے کے لئے ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور گیا کتاب خرید کی اور واپسی پر کلب روڈ سے پیدل ہم دونوں باتیں کرتے کرتے انارکلی تک پہنچے۔

ایڈیٹر

جناب محترم ہفت روزہ الاعتصام کے ایڈیٹر۔ بہت کچھ لکھا' ہفتہ روزہ اہل حدیث لاہور 1988-89ء تک ایڈیٹر رہے۔ ماہ نامہ المعارف' لاہور

سہ روزہ منہاج لاہور شیش محل روڈ) 21 جنوری 1958ء کو جناب محترم نے جاری کیا۔
بسم اللہ مجرھاد مرسھا۔ لکھتے ہیں کہ آج 21 جنوری ہے آج سے ہم اپنے وعدہ کے مطابق جماعت اہل حدیث کی تاریخ میں اس کے پہلے سہ روزہ اخبار منہاج کا باقاعدہ اجراء کر رہے ہیں۔

2) اپنی بساط کے مطابق کتاب وسنت کی نشر واشاعت کریں۔

3) منہاج کا نصب العین جماعت اہل حدیث کا نصب العین ہوگا اور اس کی پالیسی جمعیت اہل حدیث پالیسی ہوگی۔

4) ملک کی سیاسی جماعتوں میں منہاج کی کسی جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھے گا وہ ہر جماعت کی اچھی بات کی تائید اور ہر غلط بات پر تنقید کرے گا۔

میرے سامنے اس اخبار کے 66 پرچے ہیں جو 28 نومبر 1958ء جلد 1 تک ہیں امکان ہے کہ اس سے زیادہ بھی ہوں

ہفت روزہ توحید

مدیر مسئول و محرر خصوصی محمد داؤد غزنوی' بطل حریت تحریک آزادی ہند کے عظیم سالار سید محمد داؤد غزنوی نے ایک ہفت روزہ اخبار ''توحید'' امرتسر سے جاری کیا۔

اجراء 27 رمضان 1345ھ یکم اپریل 1927ء مقام کوچہ غزنویہ امرتسر' اس کی پیشانی پر یہ آیت کریمہ لکھی تھی۔ لاتھنو ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین (القرآن)

شمارہ ایک پر صفحہ اول پر یہ لکھا تھا۔ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا'' یہ سولہ صفحات پر ہوتا تھا' چند سال کے بعد یہ وسیع اخبار بند ہو گیا' قیام پاکستان کے بعد ان کے نامور بیٹے سید ابو بکر غزنوی سابق ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث' وائس چانسلر بہاول پور یونی ورسٹی نے دوبارہ جاری کیا۔

توحید لاہور۔ نگران سید ابو بکر غزنوی۔ مدیر محمد اسحاق بھٹی' اجراء 30 جولائی 1965ء شمارہ نمبر 1 بیادگار حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ' یہ اخبار ہفت روزہ تھا۔''

تقریباً دو سال کے قریب زندگی گزار کر بند ہو گیا' جناب بھٹی صاحب نے اس بات کو تحدیث نعمت کے طور پر کئی دفعہ کہا کہ جماعت اہل حدیث کے نامور عالم فکر اہل حدیث کے عظیم ترجمان مولانا محمد اسماعیل سلفی گوجراں والا ایک صاحب قلم عالم دین تھے۔ ان کے قلم کی کاٹ قابل تحسین ہوتی تھی۔ بھٹی صاحب نے کہا مولانا کا مضمون ہفت روزہ الاعتصام میں طباعت کے لئے آتا تھا۔ میں اگر کسی جگہ کوئی جملہ کاٹ دیتا مولانا ناراض نہ ہوتے تھے۔ بلکہ مجھ پر اعتماد کرتے تھے۔

ہمارے ممدوح نے مجھے یہ بات کئی دفعہ کہی کہ مولانا مودودی بانی جماعت اسلامی نے کہا تھا کہ جماعت اہل حدیث میں اسحاق و حنیف نامی اہل علم بہت ہیں۔

مثلاً شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق صاحب چیمہ' بانی ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد سابق ناظم جامعہ سلفیہ

فیصل آباد‘ شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق خائف پتوکی۔ نامور خطیب و مدرس‘ عبوری ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان محمد اسحاق حنیف‘ ایڈیٹر مبلغ امر تسر‘ ناظم طبع وتالیف۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث
مولانا محمد اسحاق بھٹی‘ ایڈیٹر ہفت روزہ اہل حدیث والاعتصام لاہور‘ مصنف کتب کثیرہ۔

نقوش عظمت رفتہ

ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور کے بعد ان کی کتب میں سے اولاً نقوش عظمت رفتہ مکتبہ قدوسیہ لاہور سے طبع ہوئی۔ راقم عزیزم ابوبکر قدوسی کے ساتھ جناب بھٹی صاحب کے گھر گیا۔ اور معاملات طے پائے۔

کتاب طبع ہوئی تو جلد ہی ختم ہوگئی اور اس کتاب نے ان کے مقام و مرتبہ علم وفضل میں بہت اضافہ کیا میں نے ایک دفعہ ان سے کہا مکتبہ قدوسیہ لاہور نے آپ کی کتاب طبع کی آپ کو شہرت دی یہ قدوسیہ کا آپ پر احسان ہے کہا واقعہ یوں ہی ہے میں ان کا دلی شکر گذار ہوں میں نے مزید کہا ثقافت اسلامیہ میں آپ نے جو کچھ لکھا وہ ایک طرف اور ”نقوش عظمت رفتہ“ کے بعد آپ کا علمی تصنیفی کام بہت وقعت رکھتا ہے اس کے بعد آپ نے رجال پر ایک انبار لگا دیا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لکھنے کے لئے ہی پیدا کیا تھا۔

کاروان سلف

ایک دفعہ فیصل آباد تشریف لائے کہنے لگے میرا دل چاہتا ہے کہ میری کوئی کتاب فیصل آباد سے طبع ہو کیونکہ میرا علاقہ ہے ان ایام میں ”کاروان سلف“ پر کام شروع ہو گیا تھا تو مکتبہ اسلامیہ کے مدیر جناب عزیزم محمد سرور فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد نے ان کی کتاب کی طباعت کا ذمہ اٹھا لیا اور بڑی شان وشوکت کے ساتھ کتاب کی اشاعت ہوئی۔ جب کتاب طبع ہو کر بازار میں آئی تو ملاقات میں کہا۔ میری دلی تمنا پوری ہوگئی۔ اور بہت زیادہ خوش وخرم تھے۔ اور فرمایا میں اہل فیصل آباد کا ممنون ہوں۔

لسان القرآن

مولانا محمد حنیف ندوی صاحب نے دو جلدیں ”لسان القرآن“ لکھی اور طبع ثقافت اسلامیہ لاہور سے ہوئیں تیسری جلد پر کام جاری تھا کہ موت نے ان کو آ لیا۔ اس کتاب کی تکمیل جناب بھٹی صاحب نے کی۔

میاں فضل حق

میاں فضل حق مرکزی جمعیت کے ناظم اعلیٰ اور جامعہ سلفیہ کے رئیس تھے بلکہ جماعت اہل حدیث کے حاتم طائی تھے ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد نے ان پر جناب بھٹی صاحب سے کتاب لکھوائی اس کتاب میں جماعت کی تاریخ بہت آ گئی ہے جب وہ کتاب لکھ رہے تھے تو جناب نے حکم دیا کہ جامعہ سلفیہ کمیٹی کے ارکان کے نام۔ اساتذہ کرام کے اسماء مکتبہ کے انچارج کون کون رہے ہیں اور کتب کی تعداد لکھ کر بھیجوں میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے تمام احوال وکوائف لکھ بھیجے تھے ملنے پر فون پر شکریہ ادا کیا۔

حضرت مولانا محمد ابراھیم میر سیالکوٹی

ملک وملت کے نامور عالم۔ مناظر مدرس مفسر قرآن مورخ و سیرت نگار حضرت مولانا محمد ابراہیم تھے۔ قاضی محمد اسلم سیف نے ان پر ہی مختلف مضامین کو جمع کر کے کتاب مرتب کی اس میں جناب بھٹی صاحب کا بھی مضمون ہے مجھے کہا کہ مولانا پر آپ کے پاس جو واقعات ہیں مجھے بھجوا دیں یا آ کر بیان کر دو۔ میں نے حاضر ہو کر بیان کر دیئے۔ انہوں نے راقم کے حوالہ کے ساتھ مضمون میں نقل کر دیئے۔

مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ..... مولانا بھٹی صاحب نے ایک کتاب مرتب کی جو مطبوع ہے جب وہ کتاب لکھ رہے تھے۔ تو انہوں نے مجھے فون پر کہا کہ کچھ ان کے واقعات لکھ بھیجو میں نے کچھ واقعات لکھ کر بھیج دیئے اور کتاب کے طبع ہونے پر مجھے یہ کتاب جناب ملک عصمت اللہ صاحب نے عنایت کی میں ان کا مشکور ہوں......

صوفی محمد عبداللہ' ماموں کانجن

اس کتاب کے لکھنے کی تحریک جناب محترم مولانا عبدالقادر ندوی صاحب نے کی اصل یوں ہے کہ وہ جب بھی مکتبہ دارارقم فیصل آباد کتابوں کی خرید کے لئے تشریف لاتے راقم ان کو توجہ دلاتا کہ اب تو بہت سے لوگ زندہ ہیں جن کے پاس صوفی صاحب کے واقعات ہیں' آخر وہ تیار ہوتے اور جناب بھٹی صاحب کو انہوں نے لکھنے کا کہا انہوں نے کتاب لکھ کر جناب مولانا

عبدالقادر ندوی صاحب کو دیکھنے کے لئے دی۔

مجھے یاد ہے کہ مولانا بھٹی صاحب فیصل آباد تشریف لائے مرحوم علی ارشد کی سواری پر ہم ماموں کانجن گئے۔ بھٹی صاحب نے ملاقات میں مولانا ندوی صاحب سے کہا کتاب دیکھ لی۔ مولانا نے کہا وہ تو مجھ سے گم ہوگئی ہے۔ یہ جملہ سن کر جناب بھٹی صاحب بہت حیران پریشان ہوئے۔ اور انتہائی غصہ میں تھے۔ مگر ادب کا پہلو سامنے رکھتے ہوئے کچھ نہ کہہ سکے۔

میں ایک دفعہ ماموں کانجن گیا وہاں کچھ لوگوں سے مل کر واقعات لکھ دیئے اور ان کو بذریعہ ڈاک ارسال کر دیئے تھے ملنے پر ان کا شکریہ کا خط ملا اور انہوں نے میرے حوالہ سے کئی واقعات اپنی کتاب صوفی محمد عبداللہ میں لکھ دیئے۔ میں ان کا شکر گذار ہوں اور کتاب کے آخر میں لکھا ''جن لائق احترام دوستوں نے حضرت صوفی صاحب کی قبولیت دعا کے واقعات ازراہ کرم تحریری صورت میں مجھے ارسال فرمائے۔ ان میں مولانا محمد عائش اور مولانا محمد اشرف جاوید کے تحریر کردہ واقعات سب سے زیادہ ہیں میں ان سب حضرات کا پہلے بھی شکریہ ادا کر چکا ہوں اب بھی کرتا ہوں۔'' (صوفی عبداللہ صفحہ-408)

ایک دن میں ان کی ملاقات کو سانده گیا دیکھ کر بہت خوش ہوئے کھانا ان کے ساتھ کھایا پھر چائے کا دور چلا کہنے لگے میں دو تین دن سے آپ کو یاد کر رہا تھا میں نے آپ کے لئے دو چیزیں نکال رکھی ہیں صرف آپ ہی کو دینی ہیں۔

1) سہ روزہ منہاج لاہور یہ ان کا اپنا ذاتی پرچہ تھا۔ یہ فائل اگرچہ ناقص ہے مگر تاریخی ہے۔

2) اور انہوں نے مجھے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حیات۔ سیتارام کوہلی۔ طبع 1931ء

دونوں علمی تحفے دیئے۔ دیتے وقت وہ سر کو حرکت اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے۔ جاؤ لے جاؤ'' میں نے ان دونوں کو شکریہ کے ساتھ وصول کیا۔ اور اپنے پاس بطور نشانی رکھا ہوا ہے۔

یہ سینہ میں تا زندگانی رہے گا
تیرا داغ دل میں نشانی رہے گا

ایک زمانہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث نے لاہور مرکزی دفتر 106 راوی روڈ میں

علماء کرام کا انٹرویو وفاق المدارس سلفیہ کے سلسلہ میں لیا انٹرویو لینے والوں میں جناب محمد اسحاق صاحب بھٹی بھی تھے اس میں راقم بھی شامل ہوا۔ میرا نٹرویو انہوں نے لیتے ہوئے سوال کیا۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ؛ اس حدیث کا کیا حکم۔ عرض کیا علی کل مسلم تک حدیث صحیح ہے اور مسلمۃ کے الفاظ مدرج ہیں۔ تو کہا جاؤ ٹھیک ہے۔

جماعت اہل حدیث کا ذہبی

ہندوستان کی تاریخ میں بہت سے حضرات نے علماء کے تراجم لکھے مثلاً تذکرہ مصاء ھند ماثر الکرام نزھۃ الخواطر وغیرہ لکھی گئیں ان کے علاوہ اور بھی بہت لوگوں نے رجال' شخصیات پر لکھا جو قابل تحسین ہے مگر ہمارے ممدوح جناب بھٹی صاحب نے اس فن میں کمال ہی کر ڈالا۔ جناب بھٹی صاحب کا کام سارے کا سارہ اردو زبان میں ہے۔

رجال اہل حدیث اور تاریخ اہل حدیث پر استاذی ڈاکٹر المکرّم ڈاکٹر جناب محمد سلیمان اظہر ایم اے گولڈ میڈلسٹ پنجاب یونی ورسٹی نے تاریخ اہل حدیث پر 10 دس جلدوں میں لکھنے کا پروگرام مرتب کیا۔ جب کہ چھ جلدیں منصۂ شہور پر آ گئیں ہیں باقی پر کام جاری ہے۔ اور انہوں نے تاریخ ختم نبوت پر بائیس جلدیں اہل علم کی نظر کر دی ہیں جبکہ کوئی دس جلدوں کا مواد نٹ پر موجود ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی خدمات کوئی کم نہیں۔ مگر بھٹی صاحب کا کام زیادہ تر تخلیقی ہے۔

جناب محترم مولانا بھٹی صاحب الاعتصام کے زمانے ہی سے رجال اہل حدیث وغیرہ پر لکھا کرتے تھے۔ پاک و ہند کے نامور مورخ ایڈیٹر صحافی' مترجم جناب محترم مولانا غلام رسول مہر رحمہ اللہ۔ نے مولانا بشیر صاحب بن مولانا رحیم بخشؒ لاہوری کی تحریک پر جماعت مجاہدین لکھی' جو سید احمد شہید 2 جلد' جماعت مجاہدین' سرگذشت مجاہدین' 1857' اور 1857 کے مجاہدین پر مشتمل ہے بعض جگہ پر خصوصاً سرگذشت مجاہدین میں مولانا مہر مرحوم نے جناب بھٹی صاحب سے بھی مدد لی۔

اور انہوں نے انہی کے نام سے لکھا ہے۔

اور اسی طرح جب کوئی طالب علم' خصوصاً ایم اے' ایم فل' یا پی ایچ ڈی کا آتا تو ان سے دل کھول کر علمی تعاون فرماتے۔ مجھے یاد ہے ایک طالب علم ایم اے کا مقالہ جناب قاضی محمد

سلیمان صاحب سلمان منصوری صاحب کی رحمۃ اللعالمین پر لکھ رہا تھا۔ اس دور میں راقم نے بھی جناب قاضی صاحب کے متعلق مواد جمع کرنا شروع کیا تھا۔ وہ طالب علم ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے راقم کی طرف بھیج دیا۔ طالب علم جامعہ سلفیہ فیصل آباد آیا اور اس نے اپنا مدعا ظاہر کیا اور ساتھ بھٹی صاحب کا حوالہ بھی دیا راقم نے ان سے جس قدر ہوسکا مواد۔ اور بعض حوالہ جات کی نشان دہی کردی۔

مورخ اہل حدیث

جناب محترم کو مورخ اہل حدیث کے القاب وخطاب سے نوازا گیا ہے ہماری جماعت میں اس موضوع پر جناب محترم مولانا امام خاں نوشہروی نے تراجم علماء حدیث ہند کے نام سے کام کیا اور مطبوع ہے اس کو خشت اول کہنا چاہیے اس کتاب کی جلد اول دوبارہ سہ بارہ طبع ہوچکی ہے اس کا حصہ دوئم غالباً جناب ضیاء اللہ کھوکھر گوجراں والا کے پاس موجود ہے اللہ کرے کہ اس کی طباعت کی کوئی سبیل نکل آئے۔

جناب بھٹی صاحب نے بہت کچھ لکھا۔ اس کے باوجود ان کو اعتراف تھا کہ بقول بھٹی صاحب اس موضوع کی تحریر میں مجھ سے غلطیاں بھی ہوئیں ہوں گی۔ کہیں لغزش فہم کا ارتقاب بھی ہوا ہوگا۔ کسی واقع کو سمجھنے میں ٹھوکر بھی کھائی ہوگی اور کوئی اہم بات کرنے سے رہ بھی گئی ہوگی۔

لکھنے والا مبرء عن الخطا نہیں ہوسکتا اس لئے میں اپنی کسی بات کو حرف آخر نہیں سمجھتا بس زیادہ سے زیادہ یہی عرض کرسکتا ہوں کہ میں نے تحریری خدمت کرنے کی کچھ کوشش کی ہے اور اپنی ہمت سے کرتا رہا ہوں۔ (گذر گئی گذران صفحہ 446)

جناب محترم بھٹی صاحب مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی دفتر کے اولین ناظم تھے۔ آپ کو جماعت کے ذمہ دار احباب حسن نظر سے دیکھتے تھے اور آپ کو رائے کو اہمیت اور اچھا مقام دیتے تھے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ایک دور میں دو گروپوں میں تقسیم ہوگئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے کرم و فضل سے پھر دونوں جماعتیں ایک ہو گئیں۔ واقعہ یوں کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اور جمعیت اہل حدیث کے نمائندے 14 اکتوبر 1988ء کو حاجی عطاء اللہ صاحب کے مکان واقع شاہ جمال لاہور میں جمع ہوئے۔ اور جماعتی اتحاد کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی اس مجلس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی۔

(۱) مولانا معین الدین لکھوی' (۲) مولانا محمد عبداللہ گوجراں والا' (3) پروفیسر ساجد میر' (4) میاں فضل حق' (5) مولانا محمد اسحاق چیمہ' (6) پروفیسر محمد یحییٰ' (7) حاجی عطاء اللہ' (8) حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری' (9) ڈاکٹر عبدالغفار حلیم (10) مولانا محمد حنیف (11) مولانا محمد اسحاق بھٹی

ان علماء کے غور و خوض کے بعد جماعت کا اتحاد ہو گیا اس میں بھٹی صاحب کی شرکت بھی تھی جس سے ان کے قد کا اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا جماعت میں کیا مرتبہ و مقام تھا۔

ہمارے ممدوح مورخ اہل حدیث نے پوری زندگی دن' رات لکھا بلکہ ہر اخبار ''مجلّہ'' اور روز نامہ ماہ نامہ او ہفت روزہ میں پوری شان و شوکت و ذمہ داری سے تحریر کیا۔

پاکستان کے معروف صحافی جناب مجیب الرحمٰن شامی (ہفت روزہ زندگی) اور روز نامہ پاکستان) کے مالک کی خواہش پر ماہ نامہ قومی ڈائجسٹ پر ایک مضامین کا سلسلہ شروع کیا جو بہت ہی پسند کیا گیا' پاک و ہند کی معروف و مشہور شخصیات پر تھا جب سلسلہ شروع ہوا تو ادارتی نوٹ جو لکھا گیا وہ حضرت کی تعریف میں تھا۔ وہ یہ تھا۔

بھارت کے سابق صدر گیانی ذیل سنگھ جی کے بارے میں زیر نظر مضمون ان کے بچپن اور جوانی کے دوست جناب محمد اسحاق بھٹی نے تحریر کیا ہے۔

اگر چہ مرزا فرحت اللہ بیگ' پطرس' رشید احمد صدیقی اور محمد طفیل نقوش شہرت رکھتے ہیں لیکن۔ آج آپ گیانی جی ذیل سنگھ کا یہ خاکہ پڑھیں اور پھر فیصلہ کریں کہ محمد اسحاق بھٹی کا نام خاکہ نگاروں کی فہرست میں کس مقام پر آتا ہے۔؟؟؟؟؟ یہ مضمون اب نقوش عظمت رفتہ میں پڑھا جا سکتا ہے۔ پھر آپ نے قومی ڈائجسٹ میں بڑے بڑے اہل علم خطیب و سیاست

دانوں کے خاکے لکھے...... میں تو کہتا ہوں کہ آپ خاکہ نگاری کے بادشاہ تھے۔''ان کے سامنے کسی کا چراغ نہ جل سکا۔''

حضرت کے کثیر تعداد مضامین وکتب کی بناپر ایک ملاقات میں جناب علامہ مولانا ارشاد الحق اثری نے فرمایا کہ اگران کے مضامین کو یک جا کر دیا جائے تو ایک انبار لگ جائے۔ بقول مولانا زبیدی' محمد اسحاق بھٹی ہماری جماعت کے امام ذہبی ہیں۔

راقم الحروف کی کتب کی خرید کے سلسلہ میں اکثر لاہور آمد ورفت رہتی تھی اردو بازار میں مکتبہ عالیہ سبحانی اکیڈمی لاہور کے قریب تھا اس کے مالک جناب محمد جمیل صاحب ذوق اور اقبال اکیڈمی کے ممبر تھے۔

مکتبہ عالیہ نے بہت سی علمی کتب کی اشاعت کی۔ہم نے بھی ان سے بہت سی کتب جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے لئے خریدیں ایک دن کہنے لگے۔آپ کہاں سے آئے ہیں۔

میں نے کہا راقم جامعہ سلفیہ فیصل آباد مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی ایک علمی دانش گاہ ہے وہاں کا مدیر مکتبہ ہوں انہوں نے کہا کہ اس کا کچھ تعارف' راقم نے اس کا محل وقوع اور اساتذہ کرام کا تعارف کرواتے ہوئے کہا وہاں شیخ الجامعہ مفسر قرآن مولانا محمد عبدہ صاحب الفلاح ہیں نام سن کر بہت خوش ہوئے اور کہا واقعۃً وہ بڑے عالم و فاضل عالم دین ہیں انہوں نے مفسرات القرآن امام راغب اصفہانی کا ترجمہ کر کے اہل علم سے تحسین حاصل کی ہے۔

پھر کہا کہ وہاں مولانا پروفیسر غلام احمد حریری' ایم اے' مترجم ومصنف کتب کثیر بھی استاذ ہیں کہا خوب! پھر تو وہ واقعۃً بڑا علمی ادارہ ہوگا۔

پھر کہا وہاں ایک اور بھی اہل علم مدرس ہیں جن کا نام مولانا مفتی ثناء اللہ صاحب ہیں جو محمد اسحاق بھٹی صاحب کے استاذی المکرّم ہیں یہ نام سن کر کہا ایسے علمی ادارہ کو تو دیکھنا چاہیے۔ پروگرام کے باوجود وہ جامعہ سلفیہ نہ آسکے۔تو مقصد یہ کہ بھٹی صاحب علمی دنیا میں معروف ومشہور

تھے۔لوگ ان کے نام سے متعارف تھے۔

جناب محترم کی پوری زندگی لکھنے پڑھنے میں گذری آخری ایام میں ان کو ہر طبقہ سے عزت افزائی اور تحسین ملی بلکہ کویت' مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور وغیرہ سے ان کو شیلڈز ملیں' جن کا ذکر ان کی کتاب ''گذر گئی گذران'' میں۔ایک تقریب ان کے اعزاز میں بین الاقوامی شہرت یافتہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں ہوئی۔

یہ تقریب سعید 3 مئی 2015ء میں منعقد ہوئی ان کو شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی' حافظ مسعود عالم' شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ' مولانا یٰسین ظفر' محقق زمان مولانا ارشاد الحق اثری' اور مولانا محمد یوسف انور' نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے ان کی علمی خدمات اور تحریر اور کتب رجال پر ان کی خدمات کی مدح سرائی کی۔اور جواباً بھٹی صاحب نے جامعہ سلفیہ کا شکریہ ادا کیا۔جامعہ سلفیہ کے احباب کی محبت دیکھ کر ان کی آنکھیں وفور مسرت سے نم ہو گئیں تھیں جامعہ سلفیہ کی طرف سے جماعتی تصنیفی خدمات پر شیلڈ اور ایک لاکھ روپے نقد دیئے گئے اور محترم محمد اسحاق صاحب بھٹی کو پورے اعزاز و اکرام اور ادب کے ساتھ رخصت کیا گیا۔

ہمارے ممدوح آخری ایام میں خاندان غزنویہ پر مفصل کتاب تحریر کا آغاز کر چکے تھے جب اس کی خبر جناب محترم حافظ احمد شاکر صاحب مدیر مسؤل ہفت روزہ الاعتصام کو ہوئی تو جناب محترم سے کہا یہ کتاب ہمارے آدارہ سے طبع ہوگی ان شاء اللہ انہوں نے حامی بھر لی۔

چند دن بیمار رہ کر کتب کثیرہ کا مولف' علم و دانش کا بادشاہ علم رجال پاک و ہند کا خوشہ چین تحریر کا سلطان القلم' ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا انا للہ و انا الیہ راجعون اولا نماز جنازہ لاہور ناصر باغ میں اور پھر ان کے آبائی گاؤں ڈھیسیاں میں حافظ مسعود عالم صاحب نے پڑھائی ملک کے نامور اہل علم نے ان کے جنازہ میں شرکت کی۔